قصیدہ در مدح امام حسن عسکریؑ

شاعر اہلبیتؑ جناب سید محمد اطہر صاحب زائرؔ سیتاپوری

یہ عہدِ نو یہ ترقی کی گرمیٔ رفتار
چمن چمن یہ ترانے بہار آئی بہار

یہ گلستاں کی فضائیں کئے ہوئے بوجھل
سیاسیات کی پرچھائیوں کا اک انبار

فقط دکھانے کو انسانیت کا نعرہ ہے
دِلوں کی کاٹ رہی ہیں مگر جڑیں تلوار

ترقیوں کی یہ رَو وہ ہے بحر بے پایاں
ہر ایک موج لئے جس کی گود میں منجدھار

اس انقلاب کا بھی انقلاب آئے گا
بدلتے جاتے ہیں حالاتِ عہد نو ہشیار

خدا پرست بہت کم ہیں زر پرست بہت
سمجھ میں آئے تو کس طرح زیست کا معیار

چراغ چودہ ہیں لیکن ضیا ہے سب کی ایک
یہ نور کل ہیں مساوی صِغار ہوں کہ کِبار

وہ جن کے حسن پہ امکانِ کائنات نثار
وہ جن کے ذوق میں واجب کی رفعتیں بیدار

زبان وحی کے نغمے جو سننا چاہو تم
تو جا کے پوچھ لو قرآں سے لذتِ گفتار

ملک ہیں آئے لئے تحفۂ مبارک باد
ملا علیِ نقیؑ کو وہ گوہرِ شہوار

علاجِ دردِ دلِ اہل دل ہے جس کی حیات
کہ ہے یہ جانِ علیؑ روح احمدؐ مختار

جو چاہتے ہو ترقی ملے زمانے میں
رہے نگاہوں سے اوجھل نہ آپ کا کردار

گذاری قید میں عمر عزیز صبر کے ساتھ
کہ اس میں جذبۂ اسلام کے تھے نقش و نگار

وہ ایک فلسفی اسحٰق اہلِ کندہ سے
بنا ہوا تھا جو قرآں میں واہمہ کا شکار

توہّمات کو اس کے کیا امام نے حل
ہوا وہ دور کہ جو عقل پر تھا گرد و غبار

حسنؑ کی گود کو اللہ نے شرف یہ دیا
ملا ہے قائم دیں جانِ عترتِ اطہار

دعا کا وقت ہے زائرؔ مراد تو بھی مانگ
علیل 'میں' مرے فکر و عمل بھی ہیں بیمار